ملتے ملاتے اور وہ مختلف مجلسوں اور تقریبوں میں شریک ہوتے۔ تعلقات کے لحاظ سے بھی کوئی تعصب ان کا راستہ روکنے والا نہ تھا۔ جاگیردار، فوجی اور سول عہدہ دار، سیاسی لیڈر، مذہبی جماعتوں کے اکابر، مزدوروں کے لیبر لیڈر، کسانوں کا جھنڈا بلند کرنے والے، کمیونسٹ پارٹی کے کرتا دھرتا، اہل حدیث کے علما، وکلا، خواتین غرضیکہ ان کے تعلقات ہر طرف تھے۔

وہ معروف اہل حدیث میں پیدا ہوئے، بعد میں اگرچہ ان کا جھکاؤ بائیں جانب کے نظریات کی طرف ہوا۔ مگر شاید وہ اسی سبب اس طرف پوری طرح نہ لڑھک سکا کہ ان کے دل میں خاندان کی روشن کردہ شمعِ ہدایت کبھی بجھی نہیں۔ پہلے وہ بحرِ سیاست کے کنارے سے سیر دیکھا کرتے تھے۔ پیپلز پارٹی کے عہد میں طوفان میں کود گئے۔ مگر پلے خس و خاشاک ہی، گوہر و مرجان نہیں۔ پس بعد کے دور میں وہ شاید اپنے پچھلے متضاد رویوں کی وجہ سے بہت حساس ہو گئے تھے اور ان پر اکثر رقت طاری رہتی تھی۔ آدمی کا دل جب پگھلنے لگتا ہے تو اس کے آنسو محض آنسو نہیں ہوتے بلکہ کبھی کبھی ذکرِ الٰہی کی تسبیح کے دانے بھی بن جاتے ہیں۔ ہم کسی شخص کی دنیائے باطن کو زیادہ جان نہیں سکتے، بس کچھ علامات ہی سامنے آتی ہیں۔ مولانا مودودیؒ سے نہ صرف ان کے تعلقات تھے بلکہ ان کے مرتبے کا بڑا احترام کرتے تھے۔

خدا سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ قصوری صاحب اور دوسرے تمام لوگ جو اہل ایمان میں سے ہیں۔ اور جن کو ماحول کے طوفانِ نظریات نے پریشان کیے رکھا، ان کے اندر کی شمعِ ہدایت کی ذرا سی بھی ٹمٹماہٹ اور ان کے آنسوؤں میں خوفِ خدا کی ذرا سی بھی جھلملاہٹ کو قبول فرما کر تو ان کو اپنی بخششوں سے ڈھانپ لے۔

ہم اپنے ایک پیارے ساتھی ملک عزیز الرحمٰن کی مغفرت کی دعا بڑے دکھی دل کے ساتھ کرتے ہیں۔ جنھوں نے مشغلے کے طور پر اپنی عمر محکمہ آب پاشی میں سول انجینئر کی حیثیت سے گزاری اور اس وقت وہ راجن پور میں ضلعی امیر کی حیثیت سے جماعتِ اسلامی کی دعوت و تحریک کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کی محبتِ دین اور خدمتِ جماعت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ وہ حالیہ